سلسلة الذهب

سندِ حدیث

غزالئ زماں علاّ مہ سیّد احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ تا امام محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمۃ الباری

ترتیب۔ خلیل احمد رانا

غزالئ زماں علاّ مہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز تھے تو مخالفین نے اعتراض کیا کہ ان کی تو سند حدیث ہی منقطع ہے، کیونکہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت نہیں ہے، تو علاّ مہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے مخالفین کے سامنے مولوی عبدالحی حسنی ندوی کی کتاب ''نزہۃ الخواطر'' (عربی)، مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن (بھارت)، جلد ۷، ص ۱۴۱ کی یہ عبارت پیش کی:

''وحصلت لہ الا جازۃ من الشیخ عبدالعزیز المذکور الصحاح الست والحصن الحصین ودلائل الخیرات والقول الجمیل وغیرھا''

یعنی حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی علیہ الرحمہ کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمہ سے صحاح ستہ، حصن حصین، دلائل الخیرات اور القول الجمیل وغیرہ کی اجازت حاصل ہے۔

مخالفین یہ عبارت دیکھتے ہی مبہوت ہو کر لاجواب ہو گئے، حضرت غزالئ زماں کی سند حدیث کئی اور واسطوں سے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔

غزالئ زماں ضیغم اسلام علامہ سیّد احمد سعید کاظمی قدس سرہٗ

علاّ مہ سیّد احمد سعید کاظمی بن مولانا سیّد مختار احمد کاظمی علیہم الرحمہ، ۱۹۱۳ء میں امروہہ (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے، آپ کی تعلیم آپ کے بڑے بھائی اور آپ کے شیخ طریقت علاّ مہ سیّد محمد خلیل کاظمی محدّث امروہوی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نگرانی مکمل ہوئی، جو ایک جیّد عالم دین اور صاحبِ نظر درویش تھے، سترہ سال کی عمر میں علوم دینیہ سے فارغ ہو کر لاہور کی قدیمی درس گاہ جامعہ نعیمیہ میں تدریس کا آغاز فرمایا، ۱۹۳۱ء میں واپس امروہہ تشریف لے گئے اور چار سال تک مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ میں درس دیا، یہاں سے تھوڑا عرصہ کے لئے اوکاڑہ (پنجاب) تشریف لائے، ۱۹۳۵ء میں ملتان تشریف لائے، مسجد حافظ فتح شیر خاں بیرون لاہاری دروازہ اور مسجد حضرت چُپ شاہ میں اٹھارہ سال تک قرآن وحدیث کا درس دیا، ۱۹۴۴ء میں کچہری روڈ پر مدرسہ عربیہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی، آپ عظیم محقق، مفسر، محدّث، فقیہ اور علم کے بحر ذخار تھے، ہزاروں طلبہ آپ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوئے، ۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۴ء اسلامی یونیورسٹی بہاول پور میں شیخ الحدیث کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے، پھر ملتان تشریف لے آئے۔

آپ اسلامی مشاورتی کونسل (پاکستان) کے ممبر بھی رہے اور ہر دور میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور قوانین کو اسلام کے

سانچے میں ڈھالنے کے لئے پاکستان کی حکومتیں آپ کی فقیہانہ آراء سے مستفید ہوتی رہیں۔ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ/ ۴ر جون ۱۹۸۶ء کو ملتان میں وصال ہوا۔

(ماہنامہ السعید، ملتان، متفرق شمارے)

استاذ العلماء علامہ سیّد محمد خلیل کاظمی محدّث امروہوی قدس سرہٗ

علامہ سیّد محمد خلیل کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بن مولانا سیّد مختار احمد کاظمی علیہم الرحمہ یکم شوال ۱۳۱۳ھ/ ۱۶ر مارچ ۱۸۹۶ء کو صبح صادق کے وقت امروہہ ضلع مراد آباد (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے پائی، شرح جامی تک پڑھ کر مدرسہ عالیہ رام پور میں داخلہ لیا اور جلیل القدر اساتذہ سے تمام علوم وفنون میں تعلیم مکمل کی، تکمیل کے آخری سال میں حفظ قرآن کا شوق ہوا اور اڑھائی تین ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا، تکمیل علوم کے بعد چونڈیرہ ضلع بلند شہر، شاہ جہانپور اور امروہہ میں کئی سال تدریس فرمائی، پاک وہند اور دیگر ممالک اسلامیہ میں آپ کے شاگرد ہزاروں کی تعداد میں ہیں، علوم طریقت، تصوف اور سلوک میں آپ کا بلند مقام تھا، آپ کی غالب نسبت سلسلہ چشتیہ صابریہ میں تھی، شاعری میں خاکی تخلص فرماتے تھے، آپ کا وصال بحالت روزہ ۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ/ ۲۸ر نومبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ صبح چھ بجے ہوا، مزار مبارک امروہہ ضلع مراد آباد (یوپی، بھارت) میں ہے۔

(ماہنامہ السعید ملتان، شمارہ فروری ۱۹۶۲ء)

(پیش لفظ دایوان نور ونکہت، سیّد مرغوب امین کاظمی، مطبوعہ امروہہ ۱۹۸۸ء)

شمس المحدّثین مولانا ریاست علی خاں شاہ جہان پوری قدس سرہٗ

حضرت مولانا ریاست علی خاں حنفی بن مطیع اللہ خاں علیہم الرحمہ، محلہ خلیل غربی، شاہ جہان پور (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے، ابتدائی کتابیں اپنے شہر کے علماء سے پڑھیں پھر رام پور جا کر مولانا ارشاد حسین عمری رام پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب علم کیا اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں انہیں سے بیعت ہوئے، تحصیل علم کے بعد شاہ جہانپور آ کر اپنے مکان پر ہی تدریس شروع فرمائی، آپ معقول ومنقول پڑھانے والے اکابر علماء میں سے تھے، آپ نہایت ہی نیک طبیعت، سادہ مزاج، بے تکلف، پابند شریعت بزرگ تھے، آپ کی تصانیف میں ''**زلالین شرح جلالین**'' اور ''**لباب التنزیل فی حل المشکلات القرآن**'' مشہور ہیں، ۲۳ر ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ/ ۱۶ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو بعارضہ ہیضہ وصال فرمایا اور اپنے مدرسہ بحر العلوم شاہ جہان پور میں دفن ہوئے۔

(تاریخ شاہ جہان پور، محمد صبیح الدین، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۳۲ء)

(نزہۃ الخواطر، عبدالحی لکھنوی ندوی، جلد ۸، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء)

(ماہنامہ السواد الاعظم، مراد آباد (یوپی، بھارت) شمارہ محرم ۱۳۵۰ھ)

نبراس الفقہاء مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی رامپوری قدس سرہٗ

مولانا ارشاد حسین بن مولانا حکیم احمد حسین فاروقی مجددی، ۱۴ر صفر ۱۲۴۸ھ کو رام پور (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے، کتب فارسی اپنے والد ماجد اور شیخ احمد علی اور اپنے بھائی مولوی امداد حسین سے پڑھیں، صرف ونحو کی تعلیم حافظ غلام نبی، مولوی جلال الدین اور مولوی نصیر الدین خاں سے حاصل کی، لکھنؤ جا کر منقول کی کتابیں پڑھیں، پھر رام پور واپس آ کر علامہ دوراں ملا محمد نواب بن سعد اللہ افغانی مہاجر مکی سے باقی کتب معقول کا درس لیا، مولانا محمد نواب مکی کی ہدایت پر دہلی جا کر حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی سے بیعت ہوئے، آپ حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے اجل خلفاء میں سے تھے، ۱۸۵۷ء میں حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے ساتھ ہندوستان سے ہجرت کی، ایک سال مدینہ منورہ میں رہ کر واپس رام پور تشریف لائے اور درس وتدریس کا آغاز کیا، آپ کے مشہور تلامذہ میں مولانا عنایت اللہ خاں رام پوری (متوفی ۱۳۴۵ھ)، مولانا ریاست علی خاں شاہجہانپوری (متوفی ۱۳۴۹ھ)، مولانا عبد الغفار خاں رام پوری (متوفی ۱۳۴۸ھ)، مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری (متوفی ۱۳۳۸ھ)، اور شبلی نعمانی اعظم گڑھی (متوفی ۱۳۳۲ھ) مشہور ہیں، مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کی کتاب ''معیار الحق'' کا جواب ''انتصار الحق'' کے نام سے لکھا، ۱۵ر جمادی الآخر ۱۳۱۱ھ کو وصال فرمایا اور اپنی مسجد کے متصل جانب شرق دفن ہوئے۔

(تذکرہ کاملان رامپور، حافظ احمد علی شوق، مطبوعہ پٹنہ (بھارت) ۱۹۸۶ء)

(تذکرۃ المشائخ، مولانا حامد علی خاں رامپوری ثم ملتانی، مطبوعہ ملتان ۱۹۶۸ء)

(مقامات ارشادیہ، مقصود احمد عمری، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۹ء)

شیخ المشائخ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی قدس سرہٗ

حضرت شاہ احمد سعید بن شاہ ابو سعید مجددی دہلوی یکم ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ/ ۳۱ر جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے، بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا، جب آپ کی عمر دس سال کی تھی تو آپ کے والد ماجد حضرت شاہ ابو سعید دہلوی نے آپ کو حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی سے بیعت کرا دیا، حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ سے کتب تصوف اور حدیث میں مشکوٰۃ، ترمذی شریف پڑھیں، باقی کتب معقول ومنقول علمائے دہلی مولانا فضل امام، مولانا رشید الدین خاں، شاہ رفیع الدین، شاہ عبد القادر اور شاہ عبد العزیز دہلوی وغیرہ سے پڑھیں، حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمہ سے حدیث کی اجازت لی، آپ کی سند حدیث ''مناقب احمدیہ ومناقب سعیدیہ'' میں موجود ہے، سلوک کی اجازت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں شاہ غلام علی دہلوی اور والد ماجد شاہ ابو سعید دہلوی سے ملی، ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۵۷ء میں حجاز مقدس کی طرف ہجرت کی، شاگردوں میں مولانا احمد علی سہارنپوری، مولانا ارشاد حسین رام پوری، مولانا فیض الحسن سہارنپوری وغیرہ مشہور ہیں، ۲ر ربیع الاوّل ۱۲۷۷ھ کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

(تذکرہ کاملان رامپور، حافظ احمد علی شوق، مطبوعہ پٹنہ ۱۹۸۶ء)

(محمد مظہر مجددی مدنی، مناقب احمدیہ ومناقب سعیدیہ، فارسی، مطبوعہ دہلی ۱۲۸۴ھ)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی قدس سرہٗ

سراج الہند، حجۃ اللہ، آیۃ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی بن شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمہم اللہ، ۲۵ر رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ/ ۱۷۴۶ء کو دہلی میں پیدا ہوئے، سلسلہ نسب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے،، پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد سے تمام علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کی اور کمالات ظاہری وباطنی بھی انہی سے حاصل کئے، بعض کتب حدیث شاہ محمد عاشق پھلتی اور خواجہ امین اللہ کشمیری سے پڑھیں، آپ کی ذات سے برصغیر پاک وہند میں علوم اسلامیہ خصوصاً تفسیر وحدیث کا بڑا چرچا ہوا۔

آپ کے شاگردوں میں مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی، مولانا مخصوص اللہ دہلوی، مولانا فضل حق خیر آبادی، شاہ ابو سعید دہلوی، شاہ احمد سعید مجددی دہلوی، مخدوم آل رسول مارہروی، شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی، شاہ رؤف احمد نقشبندی وغیرہ مشہور ہیں۔

۷ر شوال ۱۲۳۹ھ کو دہلی میں وصال فرمایا، ترکمان دروازہ کے باہر قبرستان مہندیاں میں اپنے والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

(احوال وآثار شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، خلیل احمد رانا، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ لاہور ۱۴۱۸ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ

حضرت شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم عمری دہلوی، ۴ر شوال ۱۱۱۴ھ کو قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی،، بھارت) میں پیدا ہوئے، سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا اور پندرہ سال کی عمر میں جملہ علوم متداولہ اور فنون متعارفہ سے فراغت حاصل ہوئی، سترھویں سال آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا، والد ماجد کی وفات کے بعد تقریباً بارہ سال تدریس وتعلیم میں مشغول رہے، ۱۱۴۳ھ میں حرمین شریفین حاضر ہوئے، وہاں ایک سال قیام فرما کر شیخ ابوطاہر مدنی وغیرہ مشائخ سے حدیث کی روایت کی اور وہاں کے علماء وفضلاء کی صحبت سے مستفیض ہوئے، ۱۱۴۵ھ میں دوسرا حج ادا کر کے واپس دہلی آئے، آپ کی تصانیف مشہور ہیں، بعض لوگوں نے جعلی تصانیف بھی آپ کی طرف منسوب کردیں، مثلاً ''قرۃ العین فی ابطال شہادت الحسین، جنت العالیہ فی مناقب المعاویہ، بلاغ المبین، تحفۃ المواحدین، اشارہ مسترہ، اور قول سدید۔

حال ہی میں آپ کے صحیح حالات وافکار پر مبنی کتاب ''القول الجلی فی ذکر آثار الولی'' مئولفہ شاہ محمد عاشق پھلتی، کاکوری ضلع لکھنؤ (بھارت) میں دستیاب ہوا ہے، شاہ محمد عاشق پھلتی علیہ الرحمہ، شاہ ولی اللہ کے قریبی عزیز اور شاگرد ہیں، اور یہ کتاب انہوں نے شاہ ولی اللہ کی حیات ہی لکھ کر اُن سے تصدیق کروائی، اس کتاب کا ذکر پُرانی کتابوں میں آتا رہا، لیکن دستیاب نہیں تھی، اب اس کتاب کے مخطوطے کا عکس ۱۹۸۹ء میں دہلی سے شائع ہوگیا ہے اور ۱۹۹۷ء میں کاکوری ضلع لکھنؤ سے اس اُردو ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے، پاکستان میں اس کا یہی اُردو ترجمہ ''مسلم کتابوی'' دربار مارکیٹ لاہور سے شائع ہوچکا ہے، اس کتاب کے شائع ہونے سے حضرت شاہ ولی اللہ کے عقائد کو غلط طور پر متعارف کرانے والوں کا بھانڈا عین چوراہے میں پھوٹ گیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی نے ۱۱۷۶ھ/۶۲ ۱۷ء میں دہلی میں انتقال فرمایا۔

(شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان، حکیم محمود احمد برکاتی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء)

(القول الجلی کی بازیافت، شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء)

شیخ ابوطاہر محدّث کُردی مدنی قدس سرہٗ

شیخ ابوطاہر جمال الدین محمد عبدالسمیع بن ابراہیم الکردی المدنی الشافعی، ۲۱؍رجب ۱۰۸۱ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، اپنے والد ماجد اور دیگر ارباب کمال سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کی نیز محدث محمد بن عبدالرسول برزنجی، حسن بن علی عجیمی، عبداللہ بن سالم بصری وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، حرم نبوہ شریف میں درس دیتے تھے، دُور دُور سے طلباء نے آکر اکتساب علم کیا، رمضان المبارک ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۲ء میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا، بقیع میں دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ، مولانا عبدالحلیم چشتی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۴ء، سلک الدرر، ج ۲، ص ۲۷، انسان العین فی مشائخ الحرمین، مطبع احمدی دہلی، ص ۱۳، ۱۴، الیانع الجنی فی اسانید شیخ عبدالغنی، طبع دہلی ۱۳۴۹ھ، ص ۲۰)

شیخ ابراہیم محدّث کُردی قدس سرہٗ

شیخ العرفان برہان الدین ابراہیم بن حسن الشہر زوری الکردی الکورانی الشافعی ۱۰۲۵ھ میں پیدا ہوئے، والد بزرگوار کے علاوہ دیگر نامور علماء سے علوم دینیہ کی تحصیل کی پھر بغداد میں دو برس قیام کرکے اکابر علماء ومشائخ سے استفادہ کیا، پھر چار سال شام میں گزار کر مصر ہوتے ہوئے حرمین آئے، یہاں شیخ قشاشی سے فیض یاب ہوئے، اُنہوں نے آپ کو تمام مرویات کی اجازت دے کر خرقہ خلافت پہنایا اور اپنی دختر کا نکاح ان سے کردیا، آپ حرم میں درس دیتے تھے، ۱۸؍ربیع الاوّل ۱۱۰۱ھ کو وصال فرمایا اور بقیع میں دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ، انسان العین فی مشائخ الحرمین، الانتباہ فی سلاسل اولیاء، سلک الدرر، ج ۱، ص ۵، ۶، الرحلۃ العیاشیہ، ج ۱، ص ۳۲۰، البدر الطالع، ج ۱، ص ۱۱، ۱۲، معجم المصنفین، ج ۳، ص ۱۰۴ تا ۱۰۷، ہدیۃ العارفین، ج ۱، ص ۳۵)

شیخ احمد محدّث قشاشی مدنی قدس سرہٗ

شیخ صفی الدین احمد بن محمد البدری القشاشی المدنی المالکی ۹۹۱ھ میں پیدا ہوئے، تعلیم وتربیت والد ماجد شیخ محمد مدنی سے پائی، ۱۰۱۱ھ میں والد ماجد کے ساتھ یمن کا سفر کیا، وہاں مشائخ یمن سے استفادہ کیا، پھر مکہ معظمہ آگئے، ایک عرصہ تک یہیں مقیم رہے، پھر مدینہ منورہ آکر مشائخ مدینہ اور شیخ احمد بن علی شناوی کی صحبت اختیار کی، ان کے جانشین ہوئے، تمام عمر حرم نبوی میں حدیث کا درس دیتے رہے، ۱۰۷۱ھ/ ۱۶۶۱ء میں وصال ہوا اور جنت البقیع میں قُبہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے شرقی گوشہ میں دفن ہوئے۔

(انسان العین فی مشائخ الحرمین، الانتباہ فی سلاسل اولیاء، الرحلۃ العیاشیہ، ج ۱، ص ۴۰۷ تا ۴۲۹، خلاصۃ الاثر، ج ۱، ص ۳۴۳ تا ۳۴۶، الفہرس الفہارس، ج ۲، ص ۳۲۰، ہدیۃ العارفین، ج ۱، ص ۱۶۱)

شیخ احمد محدّث شناوی المصری قدس سرہٗ

شیخ ابوالمواہب احمد بن علی الشناوی المصری المدنی الشہیر بالحنائی ۹۷۵ھ میں مصر کے مشہور محلّہ روح میں پیدا ہوئے، علوم ظاہری کی تکمیل مصر کے مشہور محدّث شیخ شمس الدین رملی اور دوسرے علماء سے کی، پھر مدینہ منورہ آکر طریقت کی تعلیم سیّد صبغۃ اللہ سندھی سے لی، ان ہی سے خرقہ خلافت ملا، ۸؍ذی الحجہ ۱۰۲۸ھ کو مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ، انسان العین فی مشائخ الحرمین، الانتباہ فی سلاسل اولیاء، خلاصۃ الاثر، ج ۱، ص ۲۴۳ تا ۲۴۶، ہدیۃ العارفین، ج ۱، ص ۱۵۴)

شیخ محمد بن احمد محدّث رملی قدس سرہٗ

شیخ شمس الدین محمد بن احمد الرملی المنوفی الانصاری الشافعی المصری، جمادی الاوّل ۹۱۹ھ میں منوفہ (مصر) میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کیا پھر تمام دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار شیخ احمد رملی سے حاصل کی، حدیث کی سند شیخ الاسلام زکریا انصاری اور شیخ برہان الدین ابی شریف سے حاصل کی، تفسیر، حدیث، فقہ کا درس دیتے تھے، آپ کا شمار مجدّ دین میں ہوتا ہے، ۱۳؍جمادی الاوّل ۱۰۰۴ھ کو مصر میں وصال ہوا۔

(خلاصۃ الاثر، ج ۳، ص ۳۴۲ تا ۳۴۸، المجد دون فی الاسلام، ص ۳۷۴ تا ۳۷۶، تاج العروس (مادہ، رم ل)

شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری محدّث مصری قدس سرہٗ

شیخ الاسلام ابویحییٰ زین الدین زکریا محمد الانصاری الخزرجی السنیکی ثم القاہری الشافعی ۸۲۳ھ میں سنیکہ (مصر) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن یہیں مکمل کیا، پھر قاہرہ آئے اور جامعہ ازہر میں علوم اسلامیہ کی تکمیل کی، علامہ ابن حجر عسقلانی کے علاوہ سینکڑوں شیوخ سے استفادہ کیا اور افتاء و تدریس کی اجازت لی، آپ کی عمر سو سال سے زیادہ تھی، بڑھاپے میں کھڑے ہو کر نفل ادا کرتے تھے، ۳؍ذی قعدہ ۹۲۶ھ کو وصال ہوا۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ الکواکب السائرۃ، ج ۱، ص ۱۹۶ تا ۲۰۷، النور السافر، ص ۱۲۰ تا ۱۲۵، شذرات الذہب، ج ۸، ص ۱۳۴ تا ۱۳۶، البدر الطالع، ج ۲، ص ۲۵۲، ۲۵۳، فہرس الفہارس، ج ۱، ص ۳۴۲، ۳۴۵، ہدیۃ العارفین، ج ۱، ص ۳۷۴)

شیخ ابن حجر محدّث عسقلانی قدس سرہٗ

شیخ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی عسقلانی المعروف ابن حجر المصری القاہری الشافعی، شعبان ۷۷۳ھ مین پیدا ہوئے، بچپن میں والدین کا سایہ اُٹھ گیا، یتیمی کی حالت میں پرورش پائی، پانچ برس کی عمر سے تعلیم کا آغاز کیا، نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا، پھر حج پر چلے گئے، وہاں تعلیم حاصل کی، شیخ زین الدین ابراہیم محدّث تنوخی سے سند حدیث لی، اس کے علاوہ بہت سے شیوخ حدیث سے بھی اجازت ہے، جن میں مصر، شام، قطیہ، غزہ، رملہ، اور قدس شریف کے شیوخ ہیں، پھر قاہرہ آگئے، آپ کی ذات جامع کمالات تھی، ۲۸؍ذی الحجہ ۸۵۲ھ کو وصال ہوا۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ شذرات الذہب، ج ۷، ص ۲۷۰، ۲۷۳، البدر الطالع، ج ۱، ص ۸۷ تا ۹۲، فہرس الفہارس، ج ۱، ص ۲۳۶ تا ۲۵۰، ہدیۃ العارفین، ج ۱، ک ۱۵۴، بستان المحدثین، ص ۱۲۶ تا ۱۲۹، اتحاف النبلاء، ص ۱۹۳ تا ۱۹۷)

شیخ زین العابدین ابراہیم بن احمد محدّث تنوخی قدس سرہٗ

شیخ ابوالاسحاق زین الدین ابراہیم بن احمد التنوخی البعلی ثم الشامی، ۷۰۹ھ میں پیدا ہوئے، دمشق میں تعلیم وتربیت پائی، علم فقہ مصر میں پڑھا، جن شیوخ سے روایت حدیث کی اجازت ہے ان کی تعداد چار سو ہے، علم حدیث میں بڑا کمال حاصل تھا، ۸۰۰ھ میں وصال ہوا۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ الدرر الکامنہ، ج ۱، ص ۱۱، فہرس الفہارس، ج ۱، ص ۱۵۷)

شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب محدّث حجار قدس سرہٗ

شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی طالب حجار الصالحی ۶۲۴ھ سے قبل پیدا ہوئے، ۶۳۰ھ میں دمشق میں محدّث زبیدی سے صحیح بخاری کا سماع کیا اور اپنے عہد کے نامور محدّثین سے حدیثیں سنیں، پھر حدیث کا درس دینا شروع کیا، بہت طویل عمر پائی، ۲۵ر صفر ۷۳۰ھ کو عصر کے وقت وصال ہوا۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ البدایہ والنہایہ، ج ۱۴، ص ۱۵۰، الدرر الکامنہ، ج ۱، ص ۱۴۳، فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث، ص ۳۱۰، شذرات الذہب، ج ۶، ص ۹۳، فہرس الفہارس، ج ۱، ص ۲۵۲)

شیخ سراج الدین حسین بن مبارک محدّث زبیدی قدس سرہٗ

شیخ ابوعبداللہ سراج الدین حسین بن مبارک زبیدی بغدادی حنفی ۵۴۶ھ میں پیدا ہوئے، قرآن مجید مختلف قرأت سے پڑھ کر علوم وفنون کی تکمیل کی، اپنے دادا شیخ ابوالوقت سے فقہ وحدیث پڑھی، وزیر ابو المظفر بن ھبیرہ کے مدرسہ میں درس حدیث دیتے تھے، نہایت نیک اطوار، متواضع اور بااخلاق تھے، ۲۳ر صفر ۶۳۱ھ میں وصال فرمایا، جامع منصور بغداد میں دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ، ج ۱، ص ۲۱۶، ذیل تذکرۃ الحفاظ، از محمد زاہد کوثری، ص ۲۵۹، شذرات الذہب، ج ۵، ص ۱۴۴، تاج العروس، (مادہ زب د)

شیخ عبدالاوّل بن عیسیٰ السجزی محدّث ہروی قدس سرہٗ

شیخ ابوالوقت عبداللہ بن عیسیٰ السجزی ۴۵۸ھ میں پیدا ہوئے، ہرات میں تعلیم وتربیت پائی، ۵۰۲ھ میں بغداد میں شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر داؤدی اور دوسرے مشائخ سے حدیث کا سماع کیا، علم حدیث میں اپنے ہم عصروں میں ممتاز تھے، ۶ر ذی قعدہ ۵۵۲ھ کو وصال ہوا اور شونیزیہ بغداد میں دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ وفیات الاعیان، ج ۱، ص ۳۳۱، النجوم الزاہرہ، ج ۵، ص ۳۲۸، ۳۲۹، شذرات الذہب، ج ۴، ص ۱۶۶، اتحاف النبلاء، ص ۳۰۲)

شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر محدّث داؤدی قدس سرہٗ

شیخ ابوالحسن جمال الاسلام عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر داؤدی، ۳۷۴ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم کے بعد نیشاپور میں فقہ کی تعلیم حاصل کی، ابوعلی دقاق اور ابوعبدالرحمٰن سلمی سے تصوف کی تحصیل کی، محدّث ابوالحسن بن الصلت سے بغداد میں، ابوعبداللہ الحافظ سے نیشاپور میں اور ابومحمد ابن ابی شریح وغیرہ سے بوشنج میں حدیثوں کا سماع کیا، پھر درس وتدریس میں مشغول ہوگئے، بخاری شریف کا سماع ابومحمد عبداللہ سرخسی سے بچپن میں ۳۸۱ھ میں ہوا، شوال ۴۶۷ھ میں وصال ہوا اور بوشنج میں دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ کتاب المنتظم، ج ۸، ص ۲۹۶، کتاب العبر، ج ۳، ص ۲۶۵، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج ۳، ص ۲۲۸، ۲۲۹، فوات الوفیات، ج ۱، ص ۲۶۲، ۲۶۳، شذرات الذیب، ج ۳، ص ۳۲۷)

شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد محدّث سرخسی قدس سرہٗ

شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسی، ۲۹۳ھ میں پیدا ہوئے، اپنے زمانے کے اکابر محدّثین سے حدیث کا سماع کیا، شیخ محمد بن یوسف فربری کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے، راوی صحیح بخاری کے الفاظ سے مشہور تھے، ماہ ذی الحجہ ۳۷۳ھ میں وصال ہوا۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ کتاب العبر، ج ۳، ص ۱۷، النجوم الزاہرہ، ج ۴، ص ۱۶۱، شذرات الذہب، ج ۳، ص ۱۰۰)

شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف محدّث فربری قدس سرہٗ

شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری الشافعی ۲۳۱ھ میں پیدا ہوئے، علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد اہل علم سے حدیثیں سُنیں، فربر میں علی بن خشرم سے حدیثیں سنیں، امام بخاری سے دومرتبہ صحیح بخاری کا سماع کیا، پہلی مرتبہ اپنے وطن فربر میں ۲۴۸ھ میں اور دوسری مرتبہ مصنف کے وطن بخارا میں ۲۵۲ھ میں، ۳؍شوال ۳۲۰ھ کو وصال ہوا، فربر بخارا سے متصل دریائے جیجوں کے کنارے چھوٹا قصبہ ہے۔

(فوائد جامعہ، بحوالہ کتاب العبر، ج ۲، ص ۱۸۲ تاج العروس، (مادہ ف رر) اتحاف النبلاء، ص ۳۸۵ وفات الاعیان، ج ۳، ص ۴۱۷)

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل شافعی محدّث بخاری قدس سرہٗ

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل شافعی بخاری، ۱۳؍شوال ۱۹۴ھ کو پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم علامہ داخلی سے حاصل کی، سولہ سال کی عمر میں عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع کی کتابوں کو یاد کرلیا تھا، پھر علم حدیث کے لئے مکہ کا سفر کیا، اس کے علاوہ اور بھی دور دراز کے سفر کئے، بے مثال قوت حافظہ کے مالک تھے، سماع حدیث میں اساتذہ کی فہرست طویل ہے، زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں بڑا مقام تھا، تقریباً بائیس کتابیں تصنیف کیں، یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا، عید کے دن ظہر کے بعد دفن ہوئے۔

(فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ، بستان المحدثین، تہذیب الاسماء واللغات، وفیات الاعیان، تذکرۃ الحفاظ، طبقات الشافعیہ، البدایہ والنہایہ، مرآۃ الجنان، تہذیب التہذیب، ہدیۃ العارفین اتحاف النبلاء وغیرہ)